ڈیزائن کی بجائے مسجد کے غلبے والا خط فلکی اپنانے کا سوال ہو۔ رفاہ کے مخالفین کو ہوشیار اور بیباک میڈیا کی حمایت بھی حاصل ہے' کیونکہ حکومت اپریل ۱۹۹۴ء سے براڈکاسٹنگ پر ریاستی اجارہ داری ختم کر چکی ہے۔ اس کے نتیجے میں ملک میں پرائیویٹ ریڈیو اور ٹیلیویژن اسٹیشنوں کی بھرمار ہے۔ اسلام پسندوں اور لادین خیالات کے حامل افراد کے مابین ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر مختلف قومی امور پر خیالات زیر بحث آتے ہیں۔ اخبارات رفاہ پارٹی کے اقدامات کو چھاپتے ہیں اور ان میں سے بعض پر تنقیدی اداریے بھی لکھتے ہیں۔ ترکی کی شناخت رفاہ پارٹی کی نظر میں اسلام سے وابستہ ہے' جبکہ ترک افواج اسے کمال اتاترک کے لادینی نظریے سے منسوب کرتی ہے۔ مضمون میں اتاترک کے لادین نظریے کی تاریخ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

(Jenny B.White, Current History, January 1997)

جنوبی ایشیا

پاکستان

پاکستان میں عورت' اسلام اور ریاست(۱۹)

مسلم جدیدیت پسندوں اور اسلامی بنیاد پرستوں کا مسلم معاشرے اور نظام حکومت کی ساخت پر تنازعہ مسلمان خواتین کے حقوق کے سلسلے میں بہت اہم مضمرات کا حامل ہے۔ مسلمان عورتوں کی "پردہ" سے آزادی اور انہیں تعلیم اور ملازمت کے زیادہ مواقع کی فراہمی جدیدیت پسندوں اور استعماریت سے آزادی کے بعد اکثر مسلم ریاستوں کے پیش نظر اہم مقصد رہا ہے۔ لیکن مسلمان بنیاد پرستوں نے جدیدیت پسندوں کو مغربی استعمار کا ایجنٹ ہونے کا طعنہ دیا ہے اور انہوں نے اسلامی ریاست اور معاشرے کا ایک ایسا ماڈل تجویز کیا ہے' جس کے مرکزی اصولوں میں سے ایک جنسی علیحدگی کا اصول بھی شامل ہے۔ ۱۹۷۰ء کی دہائی کے ابتدائی سالوں تک اسلامی ریاست اور معاشرے کی تشکیل میں جدیدیت پسندوں کا غلبہ رہا ہے۔ تاہم بعد کی دہائیوں میں بیلنس بنیاد پرستوں کے حق میں ہو گیا ہے۔ مضمون میں برصغیر پاک و ہند میں خواتین کی تحریک کے چار ادوار کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔ ان میں مجموعی سماجی اصلاحات کے حصے کے طور پر عورت کی تعلیم اور سٹیٹس کی اصلاح کی کوشش ہے۔ پھر خواتین کی تنظیموں اور ایوب خان کی جدید حکومت کے درمیان اتحاد کا دور ہے۔ اس کے بعد ضیاء الحق کی حکومت کے دوران "اسلامائزیشن" کی کوشش ہے اور آخر میں حکومت کے زیر اثر تبدیلیوں پر شہری پیشہ ور خواتین کا ردعمل دیا گیا ہے۔

(Farhat Haq, The Muslim World, April 1996)